علیہ رحمۃ اللہ الوالی

فیضانِ امام غزالی

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت:

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عطر دان ہے "مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو، بیشک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔" (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، الحدیث ۶۳۸۳، ج۵، ص۴۵۸)

کثرت سے دُرود اُن پہ پڑھو ربّ نے جو چاہا
سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند

آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی سیرتِ مبارکہ اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے ایک حکایت بیان کروں گا، جس سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہِ رسالت میں مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام و نَسَب، کُنیت

www.dawateislami.net

ولقب اور حُصُولِ علم کیلئے مختلف شہروں کے سفر اورآپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پاکیزہ صِفات مثلاً دنیا سے بے رَغْبتی، سادگی وعاجزی اور شُہرت وناموری کے حُصُول کی تمنّا نہ کرنے کے بارے میں سُنیں گے، بیان کے آخر میں بات چیت کرنے کی سُنّتیں اور آداب بھی آپ کے گوش گزار کروں گا۔ آیئے! پہلے ایک حکایت نما خواب سُنتے ہیں۔

بارگاہِ رسالت (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) میں مقبولیت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1124 صفحات پر مشتمل کتاب احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 21 پر ہے: حضرت سیِّدُنا امام راغب اَصْفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے مُحاضَرات میں ذِکْر فرمایا کہ صاحبِ حِزْبُ الْبَحْر، عارِف بِاللّٰہ حضرت سیِّدُنا ابُوالحسن علی بن عبدُاللہ شاذلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: مَیں مسجدِ اقصیٰ میں محوِ خواب تھا، میں نے دیکھا کہ مسجدِ اَقْصیٰ کے صحن میں ایک تخت بچھا ہوا ہے اور لوگوں کا ایک جَمِ غفیر گروہ در گروہ داخل ہورہا ہے۔ میں نے پوچھا: "یہ جَمِ غفیر کن لوگوں کا ہے؟" بتایا گیا: "یہ انبیائے کرام ورُسُلِ عِظام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، جو حضرت سیِّدُنا حسین حلاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ظاہر ہونے والی ایک بات پر ان کی سِفارش کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے ہیں۔" پھر میں نے تخت کی طرف دیکھا تو حُضُور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر جلوہ فرما ہیں اور دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ، حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ، حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ اور حضرت سیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سامنے تشریف فرما ہیں۔ میں ان کی زیارت کرنے اور ان کا کلام سُننے لگا۔ اسی دوران حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: آپ کا فرمان ہے: "عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل یعنی میری اُمّت کے عُلَما بنی اسرائیل کے اَنبیا کی طرح ہیں۔" لہٰذا مجھے ان میں سے کوئی دکھائیں۔ تو حُضُور نبیِّ پاک،

www.dawateislami.net

صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی طرف اِشارہ فرمایا۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک سُوال کیا، آپ نے 10 جواب دیئے۔ تو حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ "جواب سُوال کے مُطابق ہونا چاہئے، سوال ایک کیا گیا اور تم نے 10 جواب دیئے۔" تو حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے عرض کی: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے پوچھا تھا: وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ۔ (پ۱۶، طٰہٰ:۱۷) "تو اتنا عرض کر دینا کافی تھا کہ "یہ میرا عصا ہے۔" مگر آپ نے اس کی کئی خُوبیاں بیان فرمائیں۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۸، ص۴۱۰، اشارۃً۔)

حضراتِ عُلمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ گویا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں عرض کررہے ہیں کہ "جب آپ کا ہم کلام، اللہ تعالیٰ تھا تو آپ نے محبَّتِ الٰہی کے غلبہ میں اپنے کلام کو طُول دیا تاکہ زِیادہ سے زِیادہ ہم کلامی کا شَرف حاصل ہوسکے اور اس وَقت مجھے آپ سے ہم کلام ہونے کا موقع ملا ہے، میں کلیمِ خُدا (حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) سے گُفتگو کا شَرف پارہا ہوں، اس لئے میں نے اس شوق و محبَّت سے کلام کو طوالت دی ہے۔"

(کوثر الخیرات، ص:۴۰ مفہوماً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے بارگاہِ رسالت میں بُلند مقام و مرتبے کا بخُوبی اَندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا شُمار ان مُقدَّس ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنی ساری زِندگی دُنیا کی ان فانی رونقوں اور لذّتوں سے بیگانہ ہوکر رِضائے الٰہی کی خاطِر حُصُولِ علمِ دین اور پھر تبلیغِ دینِ مُبین کیلئے وَقف کررکھی تھی۔ آپ کی ہر اَدا میں محبَّتِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کی جھلکیاں دِکھائی دیتی ہیں، سوچ

www.dawateislami.net

وفکر اور تحریرِ پُراَثر میں مَوْجُود معرفتِ خُداوندی کی تَجلِّیوں سے لوگوں کے سینے روشن ہوتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِحیائے دینِ اسلام کے لیے ایسے ایسے کارنامے اَنْجام دیئے کہ اپنے وَقْت کے مُجَدِّد بن کر اُفُقِ عالَم پر چمکے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آب و تاب اور عِلْمی سَج دَھج کی چمک سے آج بھی عالَمِ اِسْلام مُنوّر ہورہا ہے۔ آپ کی مُبارَک زِندگی سے اُمّتِ مُسْلِمہ کو اِطاعتِ خُداوَنْدی ،سُنَّتوں کی پاسداری، زُہد وتقویٰ اور دیگر بہت سی نیک خَصْلتیں اپنانے کا جذبہ ملتا ہے۔ آیئے! حُصُولِ بَرکت اور نُزولِ رَحمت کیلئے آپ کی مُبارَک زِنْدگی کے چند مُخْتَصَر گوشوں کے بارے میں سُنْتے ہیں:

نام ونَسب اور وِلادتِ باسَعادت:

آپ کی کُنیت ابُو حامد، لَقَب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد بن محمد بن محمد بن احمد طوسی غزالی شافعی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی ہے۔ آپ ۴۵۰ھ میں خُراسان کے ضلع طُوْس کے علاقے طَابَران میں پیدا ہوئے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ج ۱، ص:۹) خُراسان، اِیْران کے مَشْرِق میں واقع ایک وسیع صُوبہ تھا۔ مَوْجُودہ صوبہ خُراسان میں قدیم خُراسان کا نِصْف بھی شامل نہیں، کچھ اَفْغانستان اور کچھ دیگر ممالک میں شامل ہوچکا ہے۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۸، ص:۹۰۷) اور بروز پیر ۱۴ جمادی الآخر ۵۰۵ھ بمقام طابران (طُوس) میں انتقال فرمایا اور وہیں آپ کا مَزارِ فائِضُ الْاَنْوار ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِبْتدائی حالات:

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے والدِماجد حَضْرتِ سیِّدُنا محمد بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد شہر خُراسان ہی میں اُون کات کر بیچا کرتے تھے، یعنی پیشے کے لحاظ سے دھاگے کے تاجر تھے (اور دھاگے کو فارسی میں غَزَل کہتے ہیں)، اسی نِسْبت سے آپ کا خاندان "غَزَالِی" کہلاتا

ہے۔ حضرت سیِّدُنا تاجُ الدِّین عبدالوھاب سُبکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے والدِ ماجد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاجِد نیک اور متقی انسان تھے۔ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے، یعنی اُون کات کر فروخت کرتے تھے۔ حضراتِ فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی مَجالس میں حاضِر ہوتے، ان کے ساتھ اچھا سُلُوک کرتے، حتَّی المَقْدُور اُن پر خرچ کرتے اوران کی مَجالس میں خوفِ خُدا سے گریہ وزاری (یعنی رویا) کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے کہ "مجھے بیٹا عطا کر اور اسے فقیہ (عالِم) بنا۔" نیز اسی طرح مَجالسِ وَعْظ میں حاضر ہوتے۔ وہاں بھی رو رو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے کہ "مجھے بیٹا عطا کر اور اسے واعظ (مُبلِّغ) بنا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی یہ دونوں دُعائیں قَبول فرمائیں۔

(طبقات الشافعیة الکبری، ج ٦، ص ١٩٤)

حضْرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اگرچہ خُود باقاعدہ عالمِ دین نہ تھے، لیکن آپ کو علمِ دین کی اَہَمِیَّت کا احساس تھا، اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِلی خواہش تھی کہ اُن کے دونوں صاحبزادے محمد غزالی اوراحمد غزالی رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی زیورِ علمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔ ابھی سَیِّدُنا امام غزالی اورآپ کے بھائی کم عُمر ہی تھے کہ ۴۶۵ھ میں والدِ مُحترم وِصال فرماگئے۔ اِنتقال سے پہلے اُنہوں نے اپنے ایک صُوفی دوست حضْرتِ سیِّدُنا اَبُو حامد احمد بن محمد راذکانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کووصیَّت کی تھی کہ "میرا تمام اَثاثہ میرے ان دونوں بیٹوں کی تعلیم وپرورِش پر خرچ کردیجئے گا۔" وصیَّت کے مُطابق ان کے والدِ گرامی کا سرمایہ ان کی تعلیم و پرورِش پر صَرف کردیا گیا۔ (اتّحاف السادة المتّقین، مقدمة الکتاب، ج ١، ص ٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے والدِ گرامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنی اَولاد کو علمِ دین سے آراستہ کرنے کا کس

www.dawateislami.net

قدر شوق تھا کہ مرنے سے پہلے اپنے دوست کو اس کی وَصیّت کی اور ایک ہم ہیں کہ اس ترقّی یافتہ دَور میں جبکہ علمِ دین حاصل کرنا اِنتہائی آسان ہو چُکا ہے، اس کے باوُجُود بھی حُصُولِ علم کیلئے نہ تو خود کوشش کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے بچّوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے انہیں دینی عُلوم کے زیور سے آراستہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو صِرف دُنیاوی عُلوم و فُنون ہی سکھاتے ہیں، اگر بچہ ذرا ذَہین ہو تو اسے ڈاکٹر، اِنجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دِینی تربیت سے مُنہ موڑ کر مَغْرِبی تہذیب کے نُمائندہ اِداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دِلوانے میں کوئی عار (شرم) محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے "اعلیٰ تعلیم" کی خاطر کُفار کے حوالے کرنے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا۔ یاد رکھئے! اگر ہم تربیتِ اَوْلاد کی اہم ذِمّہ داری کو بوجھ تصوُّر کر کے اس سے غَفلت برتتے رہے اور بچّوں کو ان خطرناک حالات میں آزاد چھوڑ دیا تو نَفْس وشیطان انہیں اپنا آلہ کار بنا سکتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ نَفْسانی خواہشات کی آندھیاں انہیں صحرائے عِصْیاں (یعنی گُناہوں کے صحرا) میں گم کر دیں اور وہ عُمرِ عزیز کے چار دن آخرت بنانے کی بجائے دُنیا جَمْع کرنے میں صَرف کر دیں اور یُوں گُناہوں کا اَنبار لئے وادیٔ موت کے کنارے پہنچ جائیں۔ رَحْمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ شاملِ حال ہوئی تو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جائے گی وگرنہ دُنیا سے کفِ اَفسوس مَلتے ہوئے نکلیں گے اور قبر کے گڑھے میں جا سوئیں گے۔ سوچئے تو سہی کہ جب بچّوں کی مدنی تربیت نہیں ہو گی تو مُعاشرے کا بگاڑ دُور کرنے کے لئے وہ کیا کردار اَدا کر سکیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنی اِصلاح، اپنے بچّوں کی مدنی تربیت اور انہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذِہن دینا چاہتے ہیں، تو دعوتِ اسلامی کے "مَدَنی ماحول" سے وابَستہ ہو جایئے اور اپنی اَوْلاد کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اوردارالمدینہ میں داخل کروا دیجئے۔ اَوْلاد کی اِسلامی تربیت کے بارے میں مُفید مَعْلُومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو

www.dawateislami.net

کتابیں ''تربیتِ اَوْلاد'' اور ''اَوْلاد کے حُقُوق'' ہدیۃً حاصل فرماکر جلد اَز جلد مُطالعہ کرلیجئے اوراپنی اِصلاح وتربیت کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور عاشقانِ رسول کے ساتھ ہرماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو معمول بنالیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اور اپنے اَہل وعیال کی اِصلاح کاجذبہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعلیم کے لئے سفر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین ایک لازوال دولت ہے۔ یقیناً عِلْم کی طَلَب کرنا، یادل میں اس کی خواہش پیدا ہونا، علمِ دین کی مَجالس میں شِرکت کرنا اور عُلماء سے مَحبَّت رکھنا، یہ سب سعادت مندی کی علامتیں ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْمُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَکُنِ الْخَامِسَ فَتَهْلِكَ۔** (کشف الخفاء، الحدیث ۴۳۷، ج ۱، ص ۱۳۴) یعنی صُبح کر اِس حالت میں کہ تُو خُود عالِم ہے یا علم سیکھتا ہے یا عالِم کی باتیں سُنتا ہے یا اَدنیٰ دَرَجہ یہ کہ عالِم سے مَحبَّت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہوجائے گا۔

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے اپنی تمام تر زِنْدگی علم کی پیاس بجھانے میں بَسر کی اور حُصُولِ عِلْم کے لیے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی سفر کیے۔ اِبتدائی تعلیم اپنے شہر میں ہی حاصل کی، جہاں کُتُبِ فِقْہ حضرت سیِّدُنا احمد راذکانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے پڑھیں۔ ابھی عُمر شریف 20 سال سے کم ہی تھی کہ مزید حُصُولِ علم کیلئے (اِیْران کے مَشْرِقی شہر) جُرجان تشریف لے گئے۔ 473ھ میں (اِیْران کے قدیم شہر) نیشاپور میں حضرت سیِّدُنا اِمامُ الْحَرَمَیْن امام عبدُالملک جوینی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی بارگاہ میں زانوئے تَلَمُّذ طے کیا (یعنی اُن کی شاگردی اختیار کی) اوران سے اُصولِ دین، مَنْطِق اور حکمت وغیرہ میں مَہارتِ تامّہ (یعنی مکمل مہارت) حاصل کی۔ 478ھ میں حضرت سیِّدُنا

www.dawateislami.net

اِمامُ الْحَرَمَیْن رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے وِصال کے بعد ان کی جگہ آپ کو اس مَنْصبِ اَعْلٰی پر فائز کیا گیا۔ 484ھ میں وزیرِ نظامُ الملک نے مدرسہ نظامیہ بغداد کے شَیْخُ الْجامِعَہ (وائس چانسلر) کا عُہدہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو پیش کیا، جسے آپ نے قبول فرمالیا۔ چار سال بغداد میں تدریس و تصنیف میں مشغولیت کے بعد حج کے ارادے سے مکہ مکہ مُعظمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا روانہ ہوگئے، بقول علامہ ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی بغداد میں آپ کی مجلسِ دَرس میں بڑے بڑے عُلمائے کرام حاضر ہوتے، جیسے حضرت سیِّدُنا امام ابو الخطاب محفوظ حنبلی اور عالِمُ الْعِراق حضرت سَیِّدُنا علی بن عقیل بغدادی حنبلی رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہِمَا وغیرہ۔ یہ حضرات آپ سے اکتسابِ فیض کرتے اور آپ کے بیان پر حیرت کا اظہار کرتے اور آپ کے کلام کو اپنی کتابوں میں نقل کرتے۔ (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ج۹، ص:۱۶۸)

حج کی اَدائیگی کے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ 489ھ میں دمشق پہنچے اور کچھ دن وہاں قیام فرمایا۔ ایک عرصہ بیتُ الْمُقَدَّس میں گزارا۔ پھر دوبارہ دمشق تشریف لائے اور جامع دمشق کے مغربی منارے پر ذکر و فکر اور مراقبے میں مشغول ہوگئے، دمشق میں زیادہ تر وقت حضرت سیِّدُنا شیخ الاسلام نصر بن ابراھیم مُقَدَّسی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی کی خانقاہ میں گزرتا تھا۔ مُلکِ شام میں 10 سال قیام فرمایا، اسی دوران اِحیاءُ الْعُلُوم (۴ جلدیں)، جَوَاھِرُالْقُرآن، تفسیر یَا قُوْتُ التَّاوِیْل (40 جلدیں) اور مِشْکَاۃُ الْاَنْوَار وغیرہ مشہور کُتُب تصنیف فرمائیں۔ پھر حجاز، بغداد اور نیشاپور وغیرہ کا سفر کیا۔ بالآخر اپنے آبائی شہر طُوس واپس آکر عِبادت و رِیاضت میں مَصروف ہوگئے اور تادمِ آخر وَعظ و نصیحت، عِبادت و رِیاضت اور تَصَوُّف کی تدریس میں مشغول رہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین مقدمۃ الکتاب، ج۱، ص۹ تا ۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی نے کیسی صُعوبتیں (یعنی تکلیفیں) اُٹھا کر حُصولِ علمِ دین کیلئے سفر اِخْتیار فرمایا۔ جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے رِضائے الٰہی کی خاطر راہِ علم میں تکالیف برداشت کیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی آپ کو عُلماء واَولیاء میں ایسا

www.dawateislami.net

بُلند مرتبہ عطا فرمایا کہ لوگ آج بھی حُجَّۃُ الْاِسْلام کے لَقَب سے یاد کرتے ہیں اور آپ کی لکھی ہوئی کتابوں سے اِسْتِفادہ کرتے ہیں۔

اِحیاءُ الْعُلُوم کا تعارُف:

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کی ہر تصنیف ہی علم وعرفان کا بیش بہا خزانہ ہے مگر اِحیاءُ الْعُلُوم ایسی کتاب ہے جس کی مثال دُنیا کی اَخلاقی کتابوں میں مِلنا مُشکل ہے۔ اَخلاقیات کے مَوضُوع پر یہ ایک بے مثال کتاب ہے۔ بعد کے مُصَنِّفین نے اَخلاقیات کے مَوضُوع پر جو کچھ لکھا ہے اس کا ماخَذ اِحیاءُ الْعُلُوم ہے۔ اس کا گہرا مُطالَعہ اور پھر بیان کردہ باتوں پر عمل تزکیہ نَفْس کے لئے اِکْسیر (مُؤثر دَوا) کا دَرَجہ رکھتا ہے۔ اس میں روز مَرّہ زِنْدگی کے کم وبیش تمام ہی مُعاملات پر سیر حاصل گُفْتگو کی گئی ہے اور ظاہری عُلُوم کے ساتھ ساتھ باطِنی عُلُوم کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب انسان کو ”کامل انسان“ بنانے میں بے حد مُعاوِن ہے۔ ہر دَور میں مَشائخ وعارِفین، اَقْطاب واَوْلیا اور عُلَما وصُوفیا کی توجُّہ کا مرکز رہی ہے اور یہ مُعْتَبر ہَسْتیاں اس کی قَصیدہ خَوانی میں رَطبُ اللّسان (رط۔بُل۔لِ۔سان) نظر آتی ہیں۔ ہر کسی نے اپنے اَنداز میں اس کی تعریف وتوصیف فرمائی ہے۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس کتاب کی اَہمیّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا عَقائد واَعمال کی پُخْتگی کے مُعاملے میں مجھ پر فیضان ہے، وہاں باطن کی اِصلاح میں حُجَّۃُ الِاسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کا مجھ پر بڑا اِحسان ہے۔ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کی مِنْہاجُ الْعابِدِیْن اور اِحیاءُ الْعُلُوم وغیرہ پڑھتے ہوئے بارہا ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا مجھے ہی کان پکڑ کر سمجھا رہے ہیں کہ ”بڑا نیک بنا پھرتا ہے، ذرا اپنے آپ کو تو دیکھ! تجھ میں تو یہ بھی خرابی ہے اور تیرے اندر تو وہ بھی بُرائی ہے،

www.dawateislami.net

نیز جب بھی پڑھوں ایسا لگتا ہے کہ رُوح کو نئی نئی غِذائیں مل رہی ہیں، ان کی کُتب ایک آدھ بار پڑھ کر رکھ دینے والی نہیں، زِنْدگی کے آخری سانس تک پڑھے جانے کے لائق ہیں۔" سرکارِ اعلیٰ حضرت اور سَیِّدُنا امام غزالی رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی کی مُبارک کتابیں اگر مطالعے میں نہ آتیں تو شاید میں برباد ہو جاتا، خدا کی قسم! حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے اِحیاءُ الْعُلُوم لکھ کر اُمت پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تمام جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ کے جُملہ اَساتذہ، ناظمین و ناظمات، طلبہ و طالبات، سبھی مُبلّغین و مُبلّغات تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی نیز مدنی چینل کے ناظرین کی خدمات میں میری دَسْت بَستہ مدنی اِلْتجا ہے کہ اِحیاءُ الْعُلُوم کا مُطالَعہ نہ کیا ہو تو پہلی فُرصت میں فرمالیں۔ اِمام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی شافعیُّ المذہب تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ فقہی مَسائل میں حَنَفی، مالکی اور حَنْبلی حضرات اپنے اپنے عُلمائے کرام سے رَہْنُمائی حاصل کریں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ بغدادِ مُعلّٰی میں اپنے مزارِ فائِضُ الاَنْوار میں آرام فرمانے والے میرے آقا و امام حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی پر ہر آن کروڑوں رحمتوں کا نُزول فرمائے اور ان کے طُفیل مجھ گُنہگاروں کے سردار کو بے حساب بخشے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے باطن کی صفائی کیلئے سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے اور جو بات سمجھ نہ آئے، کسی صحیح العقیدہ سُنّی عالمِ دین سے پوچھنے میں سُستی بھی نہیں کرنی چاہیے اور وقتاً فوقتاً عُلمائے کرام کی صُحبت، علمِ دین حاصل کرنے والوں کی مَعیّت یا پھر علم کی مَجلسوں میں شِرکت کرکے عِلْم کے موتی سمیٹنے چاہئیں، کیونکہ علمِ دین حاصل کرنا خُوش نصیبوں کا ہی حصّہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو دَرْسِ نِظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے کر خُلُوصِ نِیّت کے ساتھ عِلْمِ دین حاصل کیجئے اور اس کی خُوب خُوب برکتیں لوٹئے لُوٹیے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو تبلیغِ قرآن و سُنّت کی

www.dawateislami.net

عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیجئے، مدنی چینل خود بھی دیکھتے رہیے اوراِصلاحِ اُمّت کے عظیم اور مقدّس جذبے کے تحت دُوسروں کو بھی مدنی چینل دِکھائیے کہ یہ بھی گھر بیٹھے کثیر عِلمِ دین حاصل کرنے اور بے شُمار بَرَکتیں پانے کا ذَرِیعہ ہے۔

جامعۃُ المدینہ کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے 95 سے زائد شُعبوں میں کام کررہی ہے، اِنھی شُعبوں میں سے ایک جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبلِّغِینِ دعوتِ اسلامی کی حُصُولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول، راہِ خُدا میں سفر کرتے ہیں، وہیں کثیر تعداد میں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں باقاعدہ علمِ دین کے حُصُول کے لئے جامعۃُ المدینہ میں علمِ دین حاصل کررہے ہیں ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جامعۃُ المدینہ میں طَلَبہ وطالبات کو نُورِ علم سے مُنور کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ وپرہیز گاری کے انوار سے روشن کرنے کے لئے ان کی اَخلاقی تربِیَّت کا بھی اِلْتِزام کیا جاتا ہے، یاد رہے! اسلامی بہنوں کے جامعات میں عالمہ اسلامی بہن پڑھاتی ہیں اور ان جامعات میں پردے کا خوب اہتمام کیا جاتا ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ طَلَبہ سے بہت پیار کرتے ہیں اور اس کی وَجہ یوں بیان فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامِعات و مدارِس کے طلبہ سے بہُت مَحبَّت کرتا ہوں اور ان کے صَدقے سے اپنے لئے دُعائے مغفرت کیا کرتا ہوں۔ اگرچِہ ان میں بعض شرارتی بھی ہوتے ہیں مگر بچّے جو ٹھہرے! بچّے کیسے ہی شرارتی ہوں، مگر ماں باپ کو پیارے ہوتے ہیں۔ کچھ طَلَبہ کے شرارت کر لینے سے ہر طالبِ علم بُرا بھی نہیں ہو جاتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے طَلَبہ نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافِل بھی پڑھتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مُتَعَدّد طَلَبہ مل کر صَلٰوۃُ التّوبہ، تہجُّد، اِشْراق اور

www.dawateislami.net

چاشت کی نمازوں کا اہتِمام کرتے ہیں۔ ہزاروں طلبہ مَدَنی انعامات کے رِسالے بھر کر جمع کرواتے ہیں، بے شُمار طلبہ مَدَنی قافِلوں میں سفر کرتے ہیں، کئی ایسے ہیں جن کی مَدارس و جامِعات کے اَطراف میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کی ذِمّہ داریاں ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے بے شُمار مَساجِد کو سنبھالا اور آباد کیا ہوا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِدْ۔ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس وَقْت دُنیا کے مُختلف ممالک مثلاً پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش میں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو عالم کورس (درسِ نظامی) اور عالمہ کورس کی (حسبِ ضَرورت قِیام وطَعام کی سہولتوں کے ساتھ) مُفْت تعلیم دی جاتی ہے۔ اہلسُنّت کے مدارس کے اِدارے تنظیمُ المدارِس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے اِمْتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال "دعوتِ اسلامی" کے جامعات کے طَلَبہ اور طالبات پاکستان میں نُمایاں کامیابی حاصل کر کے بَسااَوْقات اَوّل، دوم اور سوم پوزیشن بھی حاصل کرتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنودی کیلئے عِلْمِ دِیْن حاصل کرتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بے شُمار دُنْیوی بَرَکات اور اُخْرِوی ثَمرات سے نوازتا ہے۔

حضرتِ مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا، "علم حاصل کرو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے علم سیکھنا خَشْیَت (یعنی خوف)، اسے تلاش کرنا عِبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اور لاعِلْم کو علم سکھانا صَدَقہ ہے اور اسے اَہل پہ خَرچ کرنا قُربت یعنی نیکی ہے، کیونکہ عِلْم حلال اور حرام کی پہچان کا

www.dawateislami.net

ذَرِیعہ ہے اور اَہلِ جنّت کے راستے کا نِشان ہے اور وَحشَت میں باعثِ تسکین ہے اور سفر میں ہم نشین ہے اور تنہائی کا ساتھی ہے اور تنگدستی و خُوشحالی میں رہنُما ہے، دُشمنوں کے مُقابَلے میں ہتھیار ہے اور دوستوں کے نزدیک زِینت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذَرِیعے سے قوموں کو بُلندی و بَرتری عطا فرما کر بھلائی کے مُعامَلہ میں قائد اور اِمام بنا دیتا ہے پھر ان کے نِشانات اور اَفعال کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو حَرفِ آخر سمجھا جاتا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، رقم ۸، ج۱، ص ۵۲، بتغیر قلیل)

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے جب دینی عُلُوم و فُنون حاصل کرلیے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مختلف مَواقع پر اَعلیٰ ملکی عُہدوں پر بھی فائز کیا گیا، 478ھ سے 484ھ تک سرتاجِ مدارسِ اسلامیہ "مدرسہ نِظامیہ" نَیشاپُور میں "اِمامُ الْحَرَمَیْن" پھر 484ھ سے 488ھ تک مرکزِ عُلُومِ اسلامیہ "مدرسہ نِظامیہ" بغداد میں "مُدَرِّسِ اَعلیٰ" کے مَنْصَب پر فائز رہے۔ سُلطانِ وَقْت اور ملک بھر کے عُلما و فُضَلا آپ کے تَبَحُّرِ علمی (یعنی نہایت وسعتِ علمی) کے قائل ہوگئے اور ایک وَقْت ایسا بھی آیا کہ بادشاہِ وَقْت سے زِیادہ حُجَّۃُ الْاِسْلام سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا سِکّہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گیا۔ سَلْطنتِ سلجوقیہ کے وزیرِ اعظم نِظامُ الْمُلْک طُوسی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے مُعْتَقِد تھے اور وہ بنفسِ نفیس اُمُورِ مملکت میں آپ سے مَشْوَرہ کرتے تھے۔ تمام عُلُوم کی تکمیل کے بعد اولاً "اِمامُ الْحَرَمَیْن" پھر "مُدَرِّسِ اعلیٰ" جیسے عُہدوں پر مُتمکّن رہنے کے باوُجُود آپ کو جس باطنی و رُوحانی سُکون کی تلاش تھی وہ حاصل نہ ہو سکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں: "(ان ذِمّہ داریوں اور بعض دیگر مُعاملات کے سبب) تحریک پیدا ہوئی (یعنی اِرادہ کرلیا) کہ تمام تعلُّقات کو تَرک کرکے بغداد سے نکل جاؤں، نَفْس کسی طرح بھی تَرکِ تعلُّقات پر آمادہ نہیں ہوتا تھا، کیونکہ اس کو شُہرتِ عامہ اور شان و شوکت حاصل تھی۔ رجب 488ھ میں یہ خیال پیدا ہوا تھا لیکن نَفْس کے لَیت و لَعل (ٹال مٹول) کے باعث اس پر عمل نہ کر سکا۔ اس ذِہنی اور نفسانی کشمکش

نے مجھے سخت بیمار کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ زبان کو یارائے گویائی نہ رہا (بات چیت کرنے کی قُوت نہ رہی) قُوتِ ہضم بالکل ختم ہو گئی، طبیبوں نے بھی صاف جواب دے دیا اور کہا کہ ایسی حالت میں عِلاج سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا، آخر کار میں نے سفر کا قَطعی اِرادہ کر لیا۔ اُمَرائے وَقت، اَرکانِ سَلْطنت اور عُلمائے کرام نے نِہایت خُوشامد واِکرام سے روکا، لیکن میں نے ان کی ایک نہ مانی اس لئے سب کو چھوڑ چھاڑ کر شام کی راہ لی (اور پھر ایک وَقت آیا کہ شام سے اپنے آبائی وَطن "طوس" تشریف لے گئے)۔

(تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ھامش احیاء علوم الدین، ج۵، ص۳۶۵تا۳۶۸، ملخصا)

دُنیا سے بے رَغبتی:

الغرض رُوحانی سُکون کی خاطر آپ نے مَنْصبِ تدریس چھوڑ دیا۔ دُنیا کی گُوناگُوں مَصروفیات اور رَنگارنگی سے بالکل کنارہ کَشی اِختیار کر لی حتّٰی کہ لباسِ فاخِرہ (قیمتی لباس) کے بَجائے ایک کمبل اَوڑھا کرتے تھے اور لَذیذ غِذاؤں کی جگہ ساگ پات پر گُزر بَسر ہونے لگی۔ اپنے شہر طُوس پہنچ کر صُوفیا کے لئے ایک خانقاہ اور شوقِ عِلْم رکھنے والوں کے لئے ایک مدرسہ تعمیر کیا اور پھر تادمِ حَیات اَوراد و وَظائف، رِیاضت وعِبادت، گوشہ نشینی اور تدریسِ تَصوُّف میں مشغول رہے۔

(مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان، ج۳، ص۱۳۷، ملخصًا)

حضرت سَیِّدُنا ابُو منصور سعید بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان فرماتے ہیں: "جب پہلی بار حضرت سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی عالمانہ شان وشوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لِباس وسواری کی قیمت لگائی تو وہ 500 دینار بنی، پھر جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زُہد وتَقوٰی اِختیار کیا اور بغداد چھوڑ دیا، مختلف مَقامات کا سفر کرتے رہے اور دوبارہ جب بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لباس کی قیمت لگائی تو وہ پندرہ (15) قیراط (یعنی چند معمولی سِکّے) بنی۔"

www.dawateislami.net

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ج۹، ص۱۷۰ـ)

پروردگارِ عالی دے جذبۂ غزالی
کر ہم کو خوش خِصالی کر یہ دُعا رہے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے تمام تر مَراتبِ عالیہ چھوڑ کر علمِ تَصوُّف سے مانُوس ہو کر اس کی چاشنی حاصل کرنے کے لیے راہِ خدا میں سفر اِختیار کیا اور تمام تر آسائش و سہولیات کو تَرک کر دیا۔ اس کے بعد پوری زِندگی اسی طرزِ صُوفیانہ میں گُزار دی۔ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہماری اَکْثریت آج دُنیا کی مَتْوالی اور فکرِ آخِرت سے خالی ہے، ہم میں سے کچھ تو وہ ہیں جو فانی دُنیا کی لذّتوں کے باعث مَسرور و شاداں، زَوال و فَنا سے بے خوف، موت کے تصوُّر سے نا آشنا، لذّاتِ دُنیا میں بد مست ہیں، تو بعض وہ ہیں جو اِس دارِ ناپائیدار میں یکایک موت سے ہمکَنار ہونے کے اَندیشے سے نابَلَد، سَہولتوں اور آسائشوں کے حُصُول میں اس قدر مگن ہو گئے کہ قَبْر کے اَندھیروں، وَحشتوں اور تنہائیوں کو بُھول گئے۔ آہ! آج ہماری ساری توانائیاں صِرف و صِرف دُنیوی زِندگی ہی بہتر بنانے میں صَرف ہو رہی ہیں، آخرت کی بہتری کے حُصُول کی فکر بہت کم دِکھائی دیتی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ اس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ گُزرے ہیں، جو دولت و حکومت، جاہ و حَشمت، اَہل و عِیال کی عارِضی اُنْسِیّت، دوستوں کی وَقْتی مُصاحبت اور خُدّام کی خُوشامدانہ خِدْمت کے بھرم میں قَبْر کی تنہائی کو بُھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکایک فَنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور دُنیا میں تادیر رہنے کی ان کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مَسرّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے وِیران کر دیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے محلّات و قُصُور سے اُٹھا کر انہیں گُھپ اندھیری قُبُور میں منتقل کر دیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل وعِیال کی رونقوں میں شادمان ومَسرور تھے

www.dawateislami.net

اور آج قُبُور کی وَحشتوں اور تنہائیوں میں مغموم ورَنْجُور ہیں۔

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا		ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا
اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا		پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے		یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش میں آیئے اور مَرنے سے پہلے سنبھل جایئے! یقین مانئے! آج ہمارے مُعاشَرے میں گُناہوں کے سبب ہونے والی ساری تباہی دُنیا کی مَحبَّت ہی نے مچائی ہے، حُبِّ دُنیا کے سبب آج لوگ سُنَّتوں سے دُور جا پڑے ہیں، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دُنیا کی مَحبَّت تمام گُناہوں کی جَڑ ہے۔ (کتاب ذم الدنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج۵ ص۲۲ حدیث ۹) صد کروڑ افسوس! جنَّت کی لازوال نعمتوں کے حُصُول کیلئے معمولی سی گھریلو آسائشیں چھوڑ کر فقط چند دن کے لئے بھی سُنَّتوں کی تربیّت کی خاطر راہِ خدا میں سفر کے لئے آج ہم تیار نہیں ہوتے، جبکہ فانی دُنیا کی عارضی دولت کمانے کے لئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کے لئے ہزاروں مِیل دُور جانے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ کیا مُسلمانوں کی دِینی اِعتبار سے بربادی اور غیر مُسلموں کا ان پر حاوِی ہونا، مسجِدوں کی ویرانی، سینما گھروں اور عیش و نَشاط کے اَڈّوں کی آبادی، فَرنگی تہذیب کی یَلْغار، مَغرِبی فیشن کی بھرمار، فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے گھر گھر ٹی وی، کیبل سسٹم، اِنٹرنیٹ، موبائل فون کا غلط اِستعمال، ہر طرف گُناہوں کا گرم بازار اور مُسلمانوں کی بھاری اَکْثریت کا بگڑا ہوا کردار، یہ سب کچھ ہمیں پُکار پُکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا کہ "ہمیں اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں کا مُسافر بننا چاہیے۔ یقیناً ہمیں اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش

www.dawateislami.net

کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کی شدید ضرورت ہے اوراپنی اِصلاح کی کوشش اور نیک اَعمال کا جذبہ بڑھانے کیلئے کسی پابندِ شریعت پیرِ کامل سے بَیْعَت ہونا بھی ضروری ہے کہ یہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کامُبارک طریقہ ہے۔

شیخِ کامل کی بیعت:

حضرت سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے دَورِ طالبِ علمی میں حضرت سیِّدُنا شیخ ابُو علی فضل بن محمد بن علی فارَمدِی طُوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ہاتھ پر (27سال کی عمرمیں) بیعت کی۔ شیخ ابو علی فارمدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فِقْہِ شافعی کے زَبَردَست عالِم اورامامُ الاَوْلیا حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم عبدالکریم قُشَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے جلِیْلُ الْقَدْر شاگرد اور حضرت ابوالقاسم عبدُاللہ گُرگانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے مُرید ہیں۔ (اتحاف السادۃ المتّقین، مقدمۃ الکتاب، ج ۱، ص ۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُرشِدِ کامل کی بیعت کرنا اور اُن سے فَیض پانا، یہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا صدیوں سے رائج شُدہ طریقہ ہے، جبھی تو پانچویں صدی کے مُجَدِّد حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی اپنے پیر ومُرشد حضرت سیِّدُنا شیخ ابُو علی فارَمدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے دَستِ اَقدس پر بَیْعَت سے مُشَرَّف ہوئے۔ اپنے ظاہر وباطن کی اِصلاح کے لئے کسی تربیت کرنے والے کا ہونا اِنْتِہائی ضَروری ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: تربیت کی مثال بالکل اسی طرح ہے، جس طرح ایک کسان کھیتی باڑی کے دوران اپنی فصل سے غیر ضروری گھاس اور جڑی بوٹیاں نکال دیتا ہے، تاکہ فصل کی ہَریالی اور نَشْوونَما میں کمی نہ آئے، اسی طرح سالکِ راہِ حق (مُرید) کے لیے شیخ (یعنی مُرشِدِ کامل) کا ہونا نہایت ضروری ہے، جو اس کی اَحْسن طریقے سے تربیت کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچنے (مَعْرِفتِ الٰہی حاصل کرنے) کے لیے اس کی رَہنُمائی کرے۔ اللہ

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ نے اَنْبیاء ورُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لوگوں کی طرف اس لیے مَبعُوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو اس تک پہنچنے کا راستہ بتائیں۔ مگر جب آخری رسُول، نبیِّ مَقْبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس جہاں سے پردہ فرمایا اور نُبوَّت و رِسالت کا سلسلہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ختم ہوا تو اس مَنْصبِ جلیل کو خُلفائے راشدین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بطورِ نائب سنبھال لیا اور لوگوں کو راہِ حق پر لانے کی سَعی و کوشش فرماتے رہے۔[1] صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بعد ان کے نائبین (اَوْلیاو عُلما) یہ فریضہ سَر اَنْجام دے رہے ہیں اور تاقیامت دیتے رہیں گے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ "پیرِ کامل" سے مُرید ہونا بھی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 71 میں ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْۚ		تَرجَمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے اِمام کے ساتھ بلائیں گے۔

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیے، شَرِیْعَت میں "تقلید" کرکے، اور طریقت میں "بَیْعَت" کرکے، تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح اِمام نہ ہو گا تو اس کا امام شیطان ہو گا۔ اس آیت میں تقلید، بَیْعَت اور مُریدی سب کا ثُبوت ہے۔

(نورالعرفان فی تفسیر القرآن، پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل: ۷۱)

یاد رکھئے! پیر اُمورِ آخرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید، اللہ و رَسُوْل عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے "رِضائے

[1] ... بیٹے کو نصیحت، ص۳۴

www.dawateislami.net

رَبُّ الْاَنَام کے مَدَنی کام" کے مُطابِق اپنے شب و روز گُزار سکیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کی اِصلاح کیلئے اپنے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام ضَرور پیدا فرماتا ہے جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذَرِیعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

(اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

اس پندرھویں صدی میں مُرشِدِ کامل کی ایک مثال، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہِ وِلایت نے لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ عطاریہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ شیخ مُحیُّ الدّین سید ابو محمد عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مُریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامِن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔

(بھجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراھم، ص ۱۹۱)

جو اسلامی بھائی کسی بھی پیر صاحب کے مُرید نہ ہوں، اُن کی خدمت میں میرا مشورہ ہے کہ وہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید بن جائیں اور جو پہلے سے کسی پیر صاحب سے بیعت ہوں، اگر وہ چاہیں تو امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے طالب ہو کر اپنے پیر صاحب کے فَیض کے ساتھ ساتھ امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیضان بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے میری سرکاروں کے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم کسی پیرِ کامل کے دامن سے وابستہ ہوگئے، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں بھی مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا اور ہم دنیا کی مَحَبَّت، فیشن پرستی کی لعنت، بُرے دوستوں کی مُصاحَبَت کے سبب گُناہوں کی کثرت سے پیچھا چُھڑا کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کو دل میں بٹھانے، سُنَّتوں بھرا مدنی حُلیہ سَجانے اور عاشقانِ رسول کی صُحبت اَپنانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن باوُجُودِ قُدرت اِنْتہائی سادہ زِندگی بَسر کرتے اور اچھے لباس اور علمی قابلیت کے سبب شُہرت حاصل کرنے سے ہر وَقْت بچا کرتے۔ چُنانچہ

آپ کی سادگی اور یادِ آخرت:

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی ایک بار مکۂ مُعَظَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) میں تشریف فرما تھے۔ آپ چونکہ ظاہری شان و شوکت سے بے نیاز تھے۔ اس لئے آپ نہایت سادہ اور معمولی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحْمٰن طُوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے عرض کی: ”آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ آپ اِمامِ وَقْت اور پیشوائے قوم ہیں، ہزاروں لوگ آپ کے مُرید ہیں؟“ آپ نے جواب دیا: ”ایسے شخص کا لباس کیا دیکھتے ہو، جو اس دُنیا میں ایک مُسافر کی طرح مُقیم ہو اور جو اس کائنات کی رنگینوں کو فانی اور وَقْتی تصوُّر کرتا ہو۔ جب والیٔ دو جہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا میں مُسافر کی طرح رہے اور کچھ مال وزر اِکٹھا نہ کیا تو میری کیا حَیْثِیَّت اور حقیقت ہے۔" (مقدمہ کیمیائے سعادت (مترجم از مولانا سعید احمد نقشبندی ص ۳۱))

شُہرت وناموری سے دوری:

ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامع اموی دمشق میں تشریف فرما تھے۔ مفتیانِ کرام کی ایک جماعت صحنِ مسجد میں مَوْجُود تھی۔ ایک دِیہاتی نے آکر مفتیانِ کرام سے کوئی سُوال پوچھا، مگر کسی نے

www.dawateislami.net

اس کا جواب نہیں دیا۔ جبکہ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش تھے، پھر جب آپ نے دیکھا کسی کے پاس اس کا جواب نہیں اور جواب نہ ملنا اس پر شاق (ناگوار) گُزر رہا ہے، تو اس دِیہاتی کو اپنے پاس بُلا کر سُوال کا جواب بتایا۔ مگر وہ دِیہاتی مَذاق اُڑانے لگا کہ "جس سوال کا جواب بڑے بڑے مفتیوں نے نہیں دیا، یہ عام فقیر کیسے دے رہا ہے۔" اس وَقْت وہ مفتیانِ کرام یہ مَنْظر دیکھ رہے تھے۔ دیہاتی جب آپ سے بات کرکے فارغ ہوا تو اُن مفتیانِ عِظام نے اسے بُلا کر پوچھا: "اس عام سے آدمی نے کیا جواب دیا؟" جب اس نے حقیقتِ حال واضح کی تو یہ حضرات امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گئے اور جب ان سے مُتعارَف ہوئے تو ان سے دَرْخواست کی کہ "آپ ہمارے لئے ایک علمی نِشَسْت کا اِنْعِقاد کریں۔" آپ نے اگلے دن کا فرما دیا، مگر اسی رات وہاں سے سفر کر گئے۔

(طبقات الشافعیۃ الکبری، ج۶، ص۱۹۹)

سادہ لباس کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اس قدر بُلند مَقام و مرتبہ رکھنے کے باوُجود کیسا سادہ لباس زَیْبِ تَن فرماتے کہ لوگ آپ کی سادَگی کی وَجہ سے آپ کی عظمت کو پہچان نہیں پاتے تھے۔ اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ کسی کے سادہ لباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حقیر جاننا بڑی بھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تصوُّر کر رہے ہیں، وہ کوئی گُدڑی کا لعل یعنی پہنچی ہوئی ہستی ہو اور یہ بھی یاد رہے کہ سادہ لباس پہننا قابلِ مذمّت فعل نہیں بلکہ احادیثِ مُبارَکہ میں اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں: چُنانچہ

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، کیا تم سُنتے نہیں؟ کیا تم سُنتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پُرانا ہونا اِیمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پُرانا ہونا اِیمان سے ہے۔ (سنن ابی داو، د حدیث ۴۱۶۱ ج ۴ ص ۱۰۲)

اِس روایت کے تحت حضرتِ سیّدُنا شاہ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "زینت

www.dawateislami.net

کا ترک کرنا، اہلِ ایمان کے اَخلاق (یعنی عمدہ عادات) سے ہے"۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج۳ص ۵۸۵)

اسی طرح ایک حدیثِ پاک میں ہے جو باوُجُودِ قُدرت اچھّے کپڑے پہننا، تواضُع (عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلَّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔ (ابوداود ج۴ص۳۲۶، حدیث۴۷۷۸)

فیشن پرستو! خبر دار!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُھوم جایئے! دولت پاس ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے، پھر بھی اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر عاجِزی اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا جنّتی لباس پائے گا اور ظاہِر ہے جو جنّتی لباس پائے گا وہ یقینی طور پر جنّت میں بھی جائے گا اور شہرت کی طلب میں عمدہ لباس پہننے سے بچنا چاہیے۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا، " دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائے گا۔" (سُنَنِ ابنِ ماجہ ج۴ص۱۶۳ حدیث۳۶۰۶)

لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الامّت، حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ اَمیر (یعنی مالدار) جانیں یا ایسا لباس پہنے کہ جس سے لوگ نیک پرہیز گار سمجھیں، یہ دونوں قسم کے لباس، شُہرت کے لباس ہیں۔ اَلغرض جس لباس میں نیّت یہ ہو کہ لوگ اُس کی عزّت کریں یہ اُس کا لباسِ شہرت ہے۔ صاحِبِ مرقاۃ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا، مَسخرہ پَن کا لباس پہننا، جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شُہرت ہے۔ (مُلَخَّص از مراٰۃ ج۶ص۱۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی سخت اِمتحان ہے، لباس پہننے میں بَہُت غور کرنے اور دِکھاوے سے بچنے کی سخت ضَرورت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سادَگی و عاجزی کی دولت عطا فرمائے اور تکبُّر

www.dawateislami.net

وریاکاری کی تباہ کاری سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو		کر اِخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی
رِیاکاریوں سے سیاہ کاریوں سے		بچا یاالٰہی بچا یا اِلٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حُجَّةُ الْاِسْلام سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی سیرتِ مُبارَکہ اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پُھول سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ حُجَّةُ الْاِسْلام سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی پاکیزہ عادات، صفات مثلاً حُصُولِ علم کیلئے مختلف شہروں کا سفر کرنا، دُنیا سے بے رغبتی اور سادہ لباس وغذا اپنانا، قیمتی لباس پہننے کے بجائے سادہ لباس زیبِ تن کرنا، دن رات درس و تدریس، مُراقبہ و مُجاہدہ اور فکرِ آخِرت میں مشغول رہنا اور وَقْت کے امام اور مُجدِّد ہونے کے باوُجُود شہرت و ناموری کی خواہش نہ رکھنا جیسی مُبارک صِفات، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ پاک کا حصّہ تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی دنیا کی محبت سے چھٹکارا عطا فرما دے، کاش! ہم سادہ لباس سُنّت کے مطابق استعمال کرنے کے عادی ہو جائیں، کاش! نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر نِت نئی لذّتوں میں پڑنے کی بجائے سادہ کھانے کا ذہن اور پیٹ کا قفلِ مدینہ نصیب ہو جائے، کاش! ہم بھی علمِ دین سیکھنے اور سکھانے کا جذبہ پانے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! ہمیں قبر و حشر کی فکر نصیب ہو جائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَوْلیاءُ اللہ کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے زِندگی گُزارنا

www.dawateislami.net

چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ جس طرح بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام نے دین کی تبلیغ اور اس کی نَشْر و اِشاعت میں اپنے دن رات بسر کیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی بھی اِنہی مقدس ہستیوں کے فیضان سے شب روز نیکی کی دعوت کی خوب خوب دھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔ آپ بھی دِیْنی کاموں میں ترقّی کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ''مسجد درس'' بھی ہے۔ جس میں نیکی کی دعوت اور برائی سے بچنے کا درس دیا جاتا ہے۔ حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیوطی الشّافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی ''شَرحُ الصُّدور'' میں نَقل کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَضْرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء ج ۶ ص ۵ حدیث ۷۶۲۲)

اِس روایت سے علمِ دین سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ سیکھنے سکھانے کی نیّت سے سُنّتوں بھرا بیان یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف بھی محسوس نہیں ہو گا۔ اس لیے خُوب خُوب مسجد درس دینے یا سننے کی کوشش کیجئے۔ نیز اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اِنْفرادی کوشِش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے، مَدَنی قافلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیْعے مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کرنے اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کیجئے۔ درسِ فیضانِ سُنّت میں شرکت کی رَغْبت بڑھانے کیلئے آیئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: سنہ ۱۴۱۰ھ بمُطابق 1990ء کی بات ہے کہ میں مرکزُ الاَولیاء (لاہور) میں ایک جگہ مُلازمت کرتا تھا۔ اِسی دَوران دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ایک اسلامی بھائی بھی وہیں مُلازِم ہوئے۔ ایک بار میں نے اُن سے کہا کہ کسی ایسی

www.dawateislami.net

کتاب کی طرف میری رہنمائی فرمایئے، جسے پڑھ کر اِسلامی طرز پر زِندَگی گُزاری جاسکے۔ اُنہوں نے کہاکہ آپ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی ''فیضانِ سُنَّت'' خرید فرمالیجئے۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ زِندَگی کا پہیّا اپنی تیز رفتاری سے گھومتا رہا، گردشِ لیل ونَہار سے بے خبر میں معمول کے مُطابِق زِندَگی گُزارتا رہا اور دُنیاوی مَصروفیات کی وَجہ سے وہ کتاب نہ خرید سکا۔ کچھ عرصے بعد خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں مُستَقِل طور پر بابُ المدینہ (کراچی) مُنتقل ہوگیا۔ ایک روز نمازِ مغرِب کے لئے ایک مسجِد میں گیاتو نمازادا کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ سفید لباس زَیبِ تَن کئے سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک اسلامی بھائی کسی کتاب سے دَرس دے رہے تھے اور کئی اسلامی بھائی دَرس سُننے میں مصروف تھے۔ میں بھی اُس درس میں بیٹھ گیا، جب میری نظر اُس کتاب پر پڑی جس سے وہ اسلامی بھائی دَرس دے رہے تھے تو اس پر ''فیضانِ سُنَّت'' لکھا تھا، جسے دیکھ کر میرا ذِہن ماضی کے دُھندلکوں میں کھو گیا اور میرے ذِہن کے پردے پر یہ بات اُبھری کہ یہ تو وہی کتاب ہے جسے خریدنے کا مجھے مرکزُالاولیاء (لاہور) میں فُلاں اسلامی بھائی نے مَشورہ دیا تھا۔ دَرس کے بعد میں نے اسلامی بھائیوں سے مُلاقات کی اوران سے ''فیضانِ سُنَّت'' مُطالَعہ کرنے کے لئے مانگی، اُنہوں نے دے دی۔ میں وقتاً فوقتاً مسجِد میں اِس کا مُطالَعہ کرتا، اس کی برکت سے میرے اَندر سُنَّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَفتہ رَفتہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر سُنَّتوں پر عمل کے لئے کمر بَستہ ہوگیا۔ نیز میرے ساتھ ساتھ میرے تین بھائی بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بات چیت کرنے کے اَہم مدنی پھول:

آیئے دعوتِ اسلامی کے مطبوعہ رسالے "101 مدنی پھول" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد دَرَجہ اِحتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گُفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وَقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطْمِینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سُنّت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وَقْت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زِیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صَحِیح مقْصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظَرف اور اس کی نَفْسیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حَیائی کی باتوں سے ہر وَقْت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجْتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بلا اِجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔

www.dawateislami.net

حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سُنّت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۵۱ مُلخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

www.dawateislami.net

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(6) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)

www.dawateislami.net